حافظ عرفان الحق حقانی

اسلام میں عورت کا معاشرتی مقام

تاریخ کے اوراق اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ آفتاب اسلام کے ضوفشانی سے قبل عورت دنیائے انسانیت میں پستی اور ذلت کے ایک عمیق اور تاریک ترین جہنم میں تھی۔ اسے جسد انسانی کا ایک ناپاک عضو قرار دیا جاتا تھا۔ انسانی سوسائٹیوں میں اسے حیوانوں سے بھی بدتر تصور کیا جاتا تھا۔ آزادی فکر ورائے مردوں کے لئے مخصوص تھی۔ یورپ جو آج تہذیب وتمدن کے بلند وبانگ نعرے لگاتا پھرتا ہے اور تہذیب کے سربراہی کا دعویٰ کرتا ہے چھٹی صدی کے آخر میں اس بات کے ماننے کیلئے تیار ہوا کہ عورت بھی ایک سانس لینے والی ذات ہے، اور یہ خاوند کی خدمت کے لئے مخلوق کی شکل میں پیدا ہوئی ہے۔ اسلام سے قبل یہودی مذہب میں عورت کا نکاح میں لینا اس طرز پر ہوتا جس طرز پر جانوروں کی خرید وفروخت ہوتی ہے مہر اس عورت کی سر کی قیمت سمجھی جاتی۔ ہندومذہب میں عورت کے لئے خاوند خدا کا درجہ رکھتا ہے۔ آج تک ہندومذہب میں عورت اپنے خاوند کو سجدے کرتی ہے۔ اسی طرح عربوں میں بھی عورتوں سے متعلق غیرانسانی باتیں اور وحشیانہ خیالات رائج تھے۔ اس معاشرے میں بیٹیاں باعث عار سمجھی جاتی تھیں، اور پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کردی جاتی تھیں۔

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر — تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھے شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی — جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

داماد کا نام گالی بن گئی تھی۔ ایک عورت کے بیک وقت مختلف اور بے شمار خاوند ہوتے تھے حتیٰ کے باپ کے منکوحہ کو اپنے لیے جائز قرار دیتے۔ جاہلیت کے اس فعل قبیح پر یہ حدیث شریف دال ہے۔

...عن البراء بن عازب قال مربی خالی ابوبردہ بن نیار ومعہ لواء فقلت این تذھب قال

بعثنی النبیؐ الیٰ رجل تزوج امراۃ ابیہ اتیہ براسہ (مشکوٰۃ)

اور اسطرح فطرت کا یہ حسین شہکار توہین و ذلت اور حقارت کا شکار ہو رہا تھا۔ جبکہ عورت غلامی کو اپنا تقدیر سمجھ کر صبرو شکر سے زندگی کے دن گزار رہی تھی۔ ایسی تاریکی میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو اسلام نے عورتوں کو وہ اعلیٰ اور برتر مقام عطا کیا جس پر آج تک دیگر مذاہب انگشت بدنداں ہیں۔ عورتوں کو تمام جائز حقوق دیئے گئے کیونکہ اسلام ایک فطری دین تھا۔ اس لیے اسکے حقوق بھی فطری تقاضوں کے مطابق ہیں۔ اسلام نے دنیا کو دکھا دیا کہ مرد و عورت دونوں ایک جنس ہے اور یہ کہ عورت انسانی معاشرے کا اہم جز ہے۔ زندگی کی جلوہ آرائیاں صرف عورت کے وجود کی مرہون منت ہیں۔ عورت کتاب فطرت کا اہم باب اور سلسلہ تخلیق کی اہم کڑی ہے۔

ع وجود زن سے ہی تصویر کائنات میں رنگ
اسی کی ساز سے ہی زندگی کا سوز دروں

مردوں کو عورتوں پر کسی قسم کے ناجائز حقوق حاصل نہیں ہیں۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف ترجمہ :۔ اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے۔ دستور کے موافق مرد و زن جب شادی کے بندھن میں جڑ جاتے ہیں تو ان کے ایک دوسرے پر برابر کے حقوق ہیں۔ اور زندگی کے سفر میں یہ ایک دوسرے کے لئے محتاج ہیں۔ ایک دوسرے مقام پر آیا ہے۔

وعاشروھن بالمعروف ترجمہ :۔ اور عورتوں کیساتھ معاشرت کرنے میں نیکی اور انصاف کا خیال رکھو (یعنی بات چیت، اخراجات اور شب باشی میں خوبصورتی سے کام لو۔ یہاں تک کہ قرآن مجید میں "النساء" کے عنوان سے ایک مستقل سورۃ نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے عورت کو اہم شئی قرار دے دیا۔ اسلامی معاشرے کے قیام کے بعد پہلی بار کسی معاشرے میں عورتوں کے حقوق کو قانونی تحفظ دیا گیا او پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیات طیبہ نے ان پر عمل درآمد کی ایسی سنہری مثال قائم کر دی جس کی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں ملتی ہے۔

اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ان میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱) بیٹیوں کو بیٹوں کی طرح عزیز سمجھنے کی تلقین (۲) وراثت میں عورت کا حق
(۳) حصول علم کا حق (۴) شادی کے لئے پسند و ناپسند کا اختیار
(۵) عورت کی خوشی کا احترام (۶) حقوق ادا نہ کرنے کی صورت میں عدالت سے علحیدگی کیلئے رجوع کا حق وغیرہ۔ ماں، بہن، بیوی، بیٹی ہر شکل میں اسلام نے عورت کو عزت کا مقام عطا کیا۔

ماں کو خصوصی عزت سے نوازا گیا۔ اور بتایا گیا کہ باپ کے بھی اولاد کے اوپر حقوق ہیں لیکن ماں کے حقوق زیادہ ہیں۔اور اسکی وجہ قرآن کریم نے ارشاد فرمائی : حملته امه كرها ووضعته كرها۔ حدیث میں آتا ہے کہ الجنت تحت اقدام الامھات جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ بیٹیوں کو رحمت قرار دیا گیا۔ بیوی کی تعریف یہ کی گئی کہ وہ مرد کے لئے اس کشمکش گاہ عالم میں تسکین و تسلی کی روح ہے۔

ومن ايته ان خلق لكم من انفسكم ازواجاً لتسكنواليها وجعل بينكم مودة ورحمة

ترجمہ :۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے خود تمھاری جنس سے تمھاری بیویاں پیدا کیں ،کہ تم انکے پاس پہنچ کر تسلی پاؤ اور اسی نے تم دونوں کے درمیان لطف و محبت پیدا کیا۔

اسلام سے پہلے کسی نظام یا قانون نے عورتوں کو میراث کا حق نہ دیا۔ بلکہ عورت کو نکاح میں لینے کے بعد اس کا اپنا مال بھی خاوند اپنے قبضے میں لے لیتا۔ اسلام نے سختی سے یہ ظلم بند کردیا۔ اور بتادیا کہ عورتوں کا اپنا مال چاہے وہ اپنے باپ کے گھر سے لائی ہوئی ہو یا خاوند کے گھر میں کمائی ہو اسی کا حق ہے۔ اسلام نے میراث میں عورتوں کے حقوق مقرر کئے۔ عورت کے لئے خاوند پر نان نفقہ اور رہائش کے لئے مکان لازم کردیا۔ عورتوں کو حصول علم کا حق حجاب کی رعایت کے اندر دیا گیا۔ حصول علم سے مراد دینی طریق تعلیم ہے۔ نہ کہ وہ مغربی طرز تعلیم جسے ہم آج فلاں وسعادت کا ذریعہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس میں مخلوط تعلیم کے ذریعہ سے مسلمان عورتوں کو اسلامی تعلیم سے بے بہرہ کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اسکا نقشہ اس طرح کھینچا ہے

ع لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی ڈھونڈلی قوم نے فلاح کی راہ
روش مغربی ہے مد نظر وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ

ایک دوسری جگہ پر اس طرز تعلیم کے رد عمل کو ایسا بیان کیا :

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت

بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

اسلام نے عورت کو شادی میں پسند کا اختیار دے کر اسکے اذن کے بغیر اسکی شادی کرنے سے منع کردیا۔ حتیٰ کہ اسے اپنے نفس کا اختیار خود دے دیا۔

اسلام سے پہلے یہودی مذہب میں معمولی سے معمولی بات پر بھی طلاق دیا جاتا تھا۔ عیسائیت میں طلاق زہر سمجھی جاتی تھی۔ اور جب تک عورت کے عصمت پر شک نہ ہوتا تو طلاق نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح ہندومذہب میں طلاق بہت بڑا عار سمجھاجاتا۔ اس سختی کا نتیجہ یہ نکلا کہ مغربی تہذیب نے عورتوں کو ایسی آزادی دی کہ اخلاق کا جنازہ نکالاگیا۔ ایک عورت نے اپنے خاوند سے اسلیئے طلاق لینی چاہی کہ اس کے خاوند نے اس عورت کے محبوب کے کتے کو بری نظر سے دیکھا اور اسے بھگایا۔ اس کے مقابلے میں اسلام نے متوازن اور معتدل راستہ اختیار کیا اور بتایا کہ مرد وعورت کے تعلقات جنسی تسکین یا نفس پرستی کو پورا کرنے کے لیے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے مابین یہ رشتہ پکا بندھن ہے۔ اسلام نے مرد وعورت کوکسی قسم کے کمی بیشی پر تحمل اور برداشت کرنے کی تعلیم دی۔ اگرعورت پھر بھی بدمزاج ہو تو قرآن کا ارشاد ہے!

"فعظوهن واهجروهن في المضاجع واضربوهن فان اطعن فلاتبغوعليهن سبيلا"

ترجمہ:۔ توچاہیئے کہ اسے سمجھاؤ پھرخواب گاہ میں ان سے الگ رہنے لگو۔ اور انہیں کچھ مار بھی سکتے ہو پھر اگر وہ تمھارا کہامانئے لگے تو ایسا نہ کرو کہ تلاش کروان پرالزام دینے کے بہانے۔ اگر بات اس پر بھی ختم نہ ہوتو پھر طلاق دینے کی اجازت دی گی۔ طلاق کے بعد بھی اسلام نے عورتوں کے حقوق کااتنا پاس کیا کہ اسے عدت کے دوران نان نفقہ اور رہائش دینا اس کا حق قراردیا۔

اسطرح اگر مردعورت کے ساتھ زیادتی کرے تو اسلام نے اسے خلع کا حق دیا۔ تاکہ مرد اسے اپنی زیادتیوں کا نشانہ نہ بنائے۔ غرض اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کے حقوق کا تعین کررکھاہے۔ اوریہی وجہ ہے کہ مختلف یورپین ممالک جرمنی، امریکہ وغیرہ میں عورتیں اسلام قبول کررہی ہیں۔ ایک جرمن سکالر " فیجلنڈ مورش " نے جرمن عورتوں کے اسلام قبول کرنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اسلام وہ تنہا مذہب ہے جو اخلاقی تعلیمات پرزوردیتاہے اور بحیثیت انسان کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق عائدکرتاہے۔ اس لئے جرمن عورتوں نے اسلام کو اپنا ضرورت تصوّر کیا اور اسکی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مشکلات کا حل پایا۔ جرمنی کی ایک مشہور گلوکارہ جواب مشرف بہ اسلام ہوکر تائب ہوچکی ہے۔ اپنے اسلام قبول کرنے کی وجہ بتاتی ہے کہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جو کہ عورت کے فطرت سے واقف ہے۔ اسکے حقوق کا محافظ اور اسکے احترام کا ضامن ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کی راحت کی خاطر قوانین وضع کئے اور اس کو بربادی سے بچانے کے لیے ضابطے مقرر کئے۔ (والفضل ماشهدت به الاعداء)

٥٠٥